

”فتوت“ یا ”جوامردی“

مسلمانوں کا ایک اجتماعی ورفاہی نظام

تحقیق از: ڈاکٹر محمد ریاض ایم اے، پے ایچ ڈی (تہارن)

جوامردوں کی مخصوص اصطلاحات

یہاں تک ”نظام جوامردی“ کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس نظام کی کسی قدر تفصیلات، مروج و زوال کی داستان ابھی ذکر کرنا باقی ہے مگر آگے بڑھنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس نظام کے ماملین کے درمیان جو جوہر میں مخصوص اصطلاحات رائج تھیں، ان کے معانی لکھ دیئے جائیں کیونکہ اس کے بغیر ”کتب الفتوة“ کو سمجھا نہیں جاسکتا۔

۱۔ اخذ: جوامرد کا خرچہ چین لینے اور اُسے معطل کرنے کی اصطلاح ہے۔ کسی بد عمل کی بنا پر ”پدر فتوت“ (رئیس گروہ جوامرد کا مخصوص لباس اتروا کر اُسے ہزاروں سے ہارت کر سکتا تھا تا اُن کو وہ تلافی مافات نہ کرے۔

۲۔ بکسر: لشکر جوامردی کا ”رکروٹ“۔ تازہ وارد، جو فتی یا جوامرد بنا ہو۔

۳۔ بیت: اُفتیان ہاروری کی ایک خاص تعداد، خاص کر ایک لشکر خانے یا اجتماع گاہ میں جمع ہونے والے لوگ۔

۴۔ تعبیر: ”کبیت“ کے درجے سے ”جَد“ تک ترقی کرنے کی اصطلاح ہے۔

۵۔ تکمیل: ”امیدوار فتوت“ کا ”فتی“ بننے کے لئے مراحل مذکورہ کے طے کرنے کو کہتے ہیں۔

۶۔ ”جَد“: جوامردوں کے کسی ”بیت“ کا نظم اعلیٰ جس کی حیثیت مُرشد کی ہوتی ہے۔

۷۔ حزب: بیت کا ایک حصہ ہے۔ ایک بیت میں تعداد کے لحاظ سے دو یا زیادہ ”حزب“ ہوتے تھے۔

۸۔ دکشے: ایک قسم کی غیر شائستہ بات اور طعنے ہے۔ ”گروہ فتوت“ سے جُدا ہونے والے یا ”اخذ“ کے عمل

کے تحت آجانے والے کی خاطر استعمال ہوتی تھی (نا ایل یا اخراج شدہ کے معنی میں)۔

۹۔ رفیق: دوست عزیز اور ہمدم و دمساز کے معانی میں۔ ہر جوانمرد دوسرے کو رفیق یا اخ

(اسی خاطر فتوت کا ایک نام رفاقت یا اخیت بھی ہے)۔

۱۰۔ ”رمحی“: ”کبیر“ کی بد اعمالی کی وجہ سے اُس کے ”محا کے“ اور اُسے معطل کر دینے کی اصطلاح

”لام“ ”فتیان“ کی شکایات پر عملی ہوتا تھا۔

۱۱۔ زعیم: بیت یا مختلف احزاب کے فتیان کا ناصح اور مبلغ۔

۱۲۔ مشد: جوانمردوں کی رسم کمر بندی (BELT - FASTENING) کا نام ہے جس کا ذکر

۱۳۔ شرب: اس الفتوة (آبِ نکین) سے پینے کی اصطلاح تھی۔

۱۴۔ عیب: ایسا کام جس سے البطل فتوت ہو جائے مثلاً ذخیرہ اندوزی اور دھوکا دہ

۱۵۔ کبیر: (آب، مقدم یا پدر)۔ گروہ فتیان کا سنیر ممبر جس کے ماتحت ”طلاب“ ہوتے

۱۶۔ محاضرہ: روزمرہ، ہفتہ وار یا کسی خاص مقصد کی خاطر ”فتیان کے اجلاس کو بلانے“ کا

ہوتا تھا۔

۱۷۔ محاکمہ: ”رمحی میں اشارہ ہو چکا ہے کہ جو افراد اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر ”کبیر“ کے خا

دیتے اور زعیم یا کسی دوسرے شخص / اشخاص کو حکم بنا کر دادخواہی کرتے تھے۔

۱۸۔ مسابله: ”طالبوں“ کا گروہ جو ایک ”مطلوب“ کے ماتحت ہوں۔

۱۹۔ نسبت: تصوف کی نسبت کی مانند اپنا خرقہ فتوت بزرگوں سے مربوط کرنے کو کہتے

۲۰۔ نقیلے: (جمع نقلة) ”نقل، انتقال“ سے ماخوذ ہے۔ ایک ”کبیر“ یا ”حزب“ سے دوسرے کبیر

تبدیل ہو جانے کی اصلاح تھی۔ ایسا جوانمرد نقیل کہلاتا تھا۔

۲۱۔ نقیب: جوانمردوں کا ناصح اور ان کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کا منصف

۲۲۔ وقف: جد کسی مصلحت کی بنا پر محاضرہ کی اجازت کو موقوف کر سکتا تھا۔ یہی وقفہ

سلسلے میں جد مجاز تھا۔

۲۳۔ وکیل: کبیر کا نائب اور قائم مقام ”وکیل“ کہلاتا تھا۔

۲۴۔ ہبہ: ایک کبیر اگر کسی رفیق کو اُس کی رضامندی سے، دوسرے کبیر کے ہاں بھیج د

باتا تھا۔ ۳۵

دو درجن خاص اصطلاحات ہیں جنہیں ہم نے حروف ابجد کی رو سے ترتیب دیا ہے۔ تمام اصطلاحات ان کے لحاظ سے بھی اقرب ہیں۔

دست دیارِ فرنگ کے اسلامی مراکز میں

دیارِ فرنگ کے اسلام مراکز سے ہماری مراد اسپین، ہسپانیہ یا اندلس، اور جزیرہ سسلرستلیہ، سو سال تک اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکے ہیں۔ اس سرزمین کے مسلمانوں کے پاسے میں نبالِ بالِ جببیل (صفحہ ۱۳۳) میں کا خوب فرماتے ہیں:۔

آہ وہ مردانِ حق، وہ عسکری شہسوار، حاملِ نعمتِ عظیم، صاحبِ صدق و یقین، جن کی نگاہوں نے کی، تربیتِ شرق و غرب، عظمتِ یورپ میں تھی جن کی خرد راہ بین جن کے لبو کی طفیل، آج بھی ہیں اندلس، خوش دل و کرم اختلاط، سادہ و روشن جبیں

جو انور دی کے آثار و علامت یورپ میں پانچویں صدی ہجری (کیا رھویں صدی مسوی) سے نظر آتے ہیں۔ فبال نے غالباً ان رسوم و آداب کو دوروں سے پہلے اپنایا ہے۔ آنجہانی پروفیسر ڈاکٹرِ مجلس نے اعتراض بے اور پروفیسر کے تحت کی بھی یہی رائے ہے کہ ان رسوم و آداب کے بانی عرب مسلمان اور زیادہ تر شامی۔ اسپین کے تمام بڑے بڑے شہر مثلاً اشبیلیہ، غناطہ اور قرطبہ جو انوروں کے مرکز تھے اور عیسائی عائد اپنی اولاد کو ان شہروں میں تربیت حاصل کرنے کی غرض سے بھیجتے تھے۔ عیسائیوں کی بڑی توجہ اس بات بذول تھی کہ ان کی اولاد فنونِ حرب، شاہسواری اور ورزشی آداب سیکھیں۔ جزیرہ سسل کا بھی یہی حال تھا۔ ترمز میں مغرب میں اسلامی فتوت کا پودا عرب و عجم کے مالک کے سے تانچے نہ پیدا کر سکا۔ مشرقی فتوت، یا کہ مزید واضح ہوگا، اخلاقیات اور تصوف سے زیادہ ہم آہنگ تھی مگر سرزمین مغرب کے نئیان کی توجہ ادات و تصوف سے زیادہ اجتماعی مشاغل پر تھی۔ یہی اجتماعی مشاغل اہلِ ذہن کی تنظیموں کا جزو بنے اور اسلامی

۳۔ تفصیل کتاب الفتوة ابن المعاصر صفحہ ۱۹۔ ۲۳۰۔ نفائس الفنون فی غرائب العیون جلد دوم، دتہ ابان، صفحہ ۱۲۰۔ ۱۲۲۔

LITERARY HISTORY OF THE ARABS, LONDON, PAGE, 84 -۳

HISTORY OF THE ARABS BY K. HITTI, PAGE 90 -۲

تہذیب نے مغربیوں کو 'KNIGHT ERRANCY CHIVALRY' اور 'KNIGHTHOOD' وغیرہ اصطلاحات وضع کرنے میں مدد دی ہے۔

ہسپانیہ میں فتوت اسلامی کا زریں دور تیسری اور چوتھی صدی ہجری کا زمانہ ہے۔ عبدالرحمن (انصر الدین اللہ ۳۰۰ - ۳۵۰ھ) حکم دوم (المستنصر باللہ ۳۵۰ - ۳۶۶ھ) اور بشام دوم (المؤید باللہ ۳۶۶ - ۳۹۹ھ) خاص کر اس کے لائق وزیر اعظم حاجب المنصور متوفی ۳۹۲ھ کی کوشش کے نتیجے میں۔ عہد حکومت میں مراکز جوانمردی کی تشکیل پر بڑی توجہ مبذول رہی ہے۔ ہسپانیہ کے جوانمردوں (دیہاں) کو بھی ان مراکز میں شمولیت کی اجازت حاصل تھی، کے نمایاں اوصاف شاہسواری، تیراندازی، نیزہ بازی، انگن، عمومی شجاعت، سخاوت اور (دو عجیب اوصاف) عشق باعفت اور شعر گوئی کی قوت ہے۔ یہ آخر دو اوصاف ہسپانیہ کی عربی شاعری میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

الفارسیوں (شاہسواروں) کے لئے ضروری تھا کہ وہ بااخلاق اور بے حیائی کے کاموں سے کنارہ کش رہیں اندلسی جوانمرد وہ تھا جو فصیح و بلیغ اور شاعر و ادیب ہو، دل کو عشق مجازی سے بریز رکھے۔ مگر باعفت ہو اور اس طرح عشق حقیقی کی طرف ترقی کرتا جائے۔ شاعری کی شرط سے یہ نقصان ہوا کہ اچھے اچھے شاہسوار گروہ نقیان (دیہاں) جوانمردوں کا ایک نام زواقیل تھا، میں شامل نہ ہو سکے اور عشق و محبت کی شرط نے کئی باعفت نہ رہنے دیا اور نقیان کی برادری سے خارج کر دیئے گئے۔ موسیٰ بن ابی الغفراں جس نے کئی مرتبہ غرناطہ پر عیارانہ شہنوں مارے اور قمر دیند بنجم کی فوجوں کو کئی بار تہس نہس کیا، ایک معروف جوانمرد اور شاہسوار تھا۔ ایک دوسرا جوانمرد یوسف بن تاشقین دم ۵۰۰ھ تھا۔ صلیبی جنگوں کے دور سے ہسپانوی جوانمردوں نے وہی آداب اختیار کئے جو عرب و عجم کے نقیان کے بان معمول تھے اس خاطر ان کے جدا

۳۸ ERRANTS / ERRANCY کا مادہ ERR بمعنی غلطی اور کناہ کرنا میں اور لفظ "عیار" کی مناسبت سے وضع کیا ہوا نظر آتا ہے۔

۳۹ - تفصیل: مجلہ نقوش لاہور ۱۹۵۸ء، سید علی عباس جلالپوری صاحب کا مقالہ صفحہ ۴۴ تا ۴۷، تاریخ اسلام

حیرت انگیز لمحات (مؤلفہ عبدالنحمان مصری، مترجم، محمد عبدالوہاب ملبوی، حیدر آباد دکن صفحہ ۱۵۰ - ۱۵۱۔

دائرة المعارف اسلامی (انگریزی) ۱۹۶۵ء جلد اول لفظ "FURUSIAT"

ضرورت نہیں ہے۔

فتوت اور صوفیہ

اوپر عرض ہوا کہ مشرقی جوائہ دمی، تصوف سے بہت متاثر تھے۔ صوفیہ کی جامعہ دہلی کے بارے میں
 یہی نقل کئے گئے۔ فتوت اور تصوف کا اتنا قریبی رابطہ نہ تھا کہ بعض اوقات یہ دونوں ایک ہی
 نظر آتے ہیں اگرچہ ایک نہ تھے۔ ان دونوں مسئلوں کا آغاز ارتقا اور ان کے ترقی پزیر زمانہ ربات
 دونوں مسئلوں کی کتابوں میں لکھنے والے ایک دوسرے کی تائید کرتے رہے مثلاً ان تصوف کی کتابوں
 جوائہ دون کا ذکر ملاحظہ فرمائیے: فتوت القلوب مؤلفہ الخطاب بن مہدی ۳۹۶ یا ۳۹۷، البیہقی
 شیخ البوالعین قمی ص ۶۵، شیخ طائز نیشاپوری کا تذکرۃ الاولیاء، شیخ الدین ابن عربی
 ۶۲۸، کی الفتوحات المکیہ، خواجہ محمد پارسا نقشبندی ص ۱۲۲، کی فصل الخطاب فی مہل الاجاب
 حافظ ابن الکلبانی ص ۹۵، کی تائیف روضات الجنان و جنات الجنان جلد اول وغیرہ۔ فتوت
 معارف کتابوں میں بھی صوفیہ کا اسی طرح ذکر ہے۔ کئی نمایاں ائمہ دین سنی بن کئے مثلاً ابوحنیفہ عمر بن سلمہ
 اونیٹا پوری دم تقریباً ۶۵، ابو حامد امد بن محمد وغیرہ بنی دوم ۶۴، اور ابو الحسن علی بن احمد پشنگی
 ۶۸، وغیرہ۔ یہ سب ملامتہ گروہ کے صوفی تھے

لامتہ صوفیہ کے بارے میں یہاں تفصیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنے
 لمن کی اصلاح کی خاطر ظاہر کو قابل ملامت بناتے تھے۔ اپنی خوبیوں کو عدا چھپاتے اور برائیوں کو طشت با
 رتے۔ مگر اس بہانے اپنی تعریف سننے کے فتنے سے بچے۔ میں۔ ابن عربی نے اسی خط فرمایا ہے کہ:
 جوائہ دمی، ملامتہ کے مبنی لا شاگرد ہیں۔ ان کے نظریے میں چھپا بیٹے کہ ملامتہ اپنے ان اعمال کو غیر معمولی
 حصار اور ایشار کی بنا پر جوائہ دمی کا نام دیتے تھے۔ علامہ شمس الدین محمد املی دم تقریباً ۵۵۲، اپنی

- ۴۰۔ طبع تہران ۱۹۶۴ء۔ مجمع میز اسد سلطان القادی میں اور دوسری جلد زیر طبع ہے
- ۴۱۔ سرچشمہ تصوف و ایران صفحہ ۱۲۲ نیز ارزش میراث صوفیہ تائیف ڈاکٹر عبدالحسین زرنگوب تہران مکتبہ ۲۱۱۔
- ۴۲۔ کسی قدر تفصیل کی خاطر رقم الحروف کا مقالہ صوفیہ کا ملامتہ فتوہ، ماہنامہ امان، لاہور۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء۔
- ۴۳۔ الفتوحات المکیہ منقولہ از الصلۃ بعینہ التصوف والتشیع جلد دوم صفحہ ۲۱۸۔

”تالیف“ نفائس الفنون فی عرائس العیون“ جلد دوم میں فرماتے ہیں: ”جب تک جو انفرادی انتہا کو نہ پہنچ جائے ولایت کی ابتدا نہیں ہوتی۔ جو انفرادی تصوف کی ایک شاخ ہے۔“ اور مرحوم استاد سعید نفیسی (د ۱۹۶۶) نے درست لکھا ہے کہ: ”ایران کے بیشتر صوفیائے کرام نے تصوف کو خواص اور فتوت کو عوام کی خاطر ضروری جانا، دونوں کو مخصوص گروہ کی خاطر نظر میں رکھا اور دونوں مسکوں کو دوش بدوش رواج دیتے رہے ہیں۔“ تصوف اور فتوت کے بارے میں یہ اشارہ ختم کرنے کی خاطر ہم چند صوفیہ کے اسمائے کرامی لکھ رہے ہیں جنہوں نے فتوت پر عمل کیا، اس مسلک کے بارے میں کتابیں لکھیں اور اس طرحت حقوق اللہ و حقوق العباد کو ایک ساتھ کامیابی کے ساتھ نبایا ہے، خواجہ عبداللہ انصاری ہراتی (د ۱۳۸۱ھ) نجم الدین زردکوب تبریزی (د ۵۱۲ھ) سید علاء الدولہ سمنانی، عبدالرزاق کاشانی (د ۷۳۶ھ)۔ امیر سید علی ہمدانی اور ملا واعظ حسین کاشفی بڑی و فیہ^۱ خلفاء اور بادشاہوں کی طرف سے نظام جو انفرادی کی سرپرستی

سرزمین اسپین میں نظام فتوت کی حکام کی طرف سے سرپرستی اور حمایت کی طرف اشارہ کیا جا چکا اب مشرقی ممالک کی کیفیت دیکھنا باقی ہے۔ امیر عنصر المعالی کی کاؤس زبیری گرگان اور اس کے نوات کا حاکم اور سلطان محمود غزنوی غازی کا بہنوئی تھا۔ اس نے ۵۴۵ھ میں اپنے بیٹے کیدان شاہ کی نصیحت کی خاطر کتاب ”قابوس نامہ“ کو تالیف کیا اور اس کے آخری چوالیسویں باب کو آداب جو انفرادی کے لئے منتقش کیا۔ لکھتا ہے: ”جو انفرادی کو تین باتیں مد نظر رکھنا ضروری ہیں: جو کہے اُسے کر ڈالے۔ قول و فعل میں راستی اور صداقت کو ملحوظ رکھا جائے اور صبر و شکیبائی کو شمار بنایا جائے۔ قول و فعل میں مطابقت رات گفتاری اور صبر میں فتوت کے سارے اوصاف کا عکس موجود ہے حقیقی جو انفرادی وہ ہے جس میں چند

ج۔ طبع تہران صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳۔

۴۲۔ سرچشمہ..... صفحہ ۱۳۲۔

۴۴۔ ان کے علاوہ شیخ شہاب الدین سہروردی (د ۵۶۳ھ) کی ایک کتاب کتاب الفتوة (فارسی) ہے جس کا مخطوطہ بشمارہ ۲۱، استاد واکٹر علی ہنر حکمت نے تہران یونیورسٹی کے دانشکدہ ادبیات کو بیہیت سعدیاب نجم الدین علاء الدین اور احمد بن الیاس نقاش خربرتی کے فتوت نامے استنبول یونیورسٹی کے مجلہ دانشکدہ اقتصاد کے خاص نمبر

”۱۹۴۹ء - ۱۹۵۰ء شمارہ ۴ صفحہ ۲۶۰ تا ۲۶۱“ میں حسب محکمے ہیں۔

اور نمایاں خوبیاں نظر آئیں۔ ولیہ می، موانہی، وعدہ و نفاہی، تحمل، پاک لہی اور پاک انہی۔ وہ اپنے
 نامدے کی خاطر کسی کا نقصان نہ کرے ہاں اپنے نقصان سے کسی دوسرے کا بھید کرے تو یہ ایثار اور
 روح فتوت ہے۔ کمزور پر ہاتھ نہ اٹھانے، گرفتار ہاں پر ظلم روا نہ رکھنے اور محتاجوں کی مدد کرے۔
 مظلوموں کی دادرسی کرنا، سچ کہنا اور سچ سننا، دوسروں کا حق ادا کرنا، ملک حلالی، وفاداری اور سبایا کاری
 سے اجتناب اس کا شعار ہو۔ بیجا ائمہ ان صفات کو اپنانے کی کوشش کرو۔
 صلیبی جنکوں کے قہر مان سلطان صلاح الدین ایوبی ۵۵۹۹ء، اس کے معاصر حکم نامہ اسماعیل بن
 ۸۸۴ء اور صلیبی جنکوں کے ایک دوسرے سے بیرون سلطان ملک الظاہر بیہاں ۶۴۰ء نے جو اندوہوں
 کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر کے ہی دشمنان اسلام کے چھٹے چھڑا دیئے تھے۔ عام مورخین ان لوگوں کو ہشاکا
 اور مبابہ لکھ دیتے ہیں۔ وہ ایسے ضرورت سے مگر ہیشہ لوگ آداب جو اندہی کے یہ و اور فنون حرب
 سے حیران کن حد تک آگاہ تھے۔ ان ہی باتوں نے فوجیوں کو آداب شاہسواری سیکھنے پر شدت سے
 مانع کیا تھا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کے جو اندہانہ افعال محنت مانند ہیں مذکور ہیں: ایک طرف عیسائیوں
 کے بادشاہ رچرڈ د شیر دل کا سفاکانہ کردار۔ جب کہ جہاں بوقت ملا۔ ہزاروں لاکھوں غریب مسیح اور معذور مسلمانوں
 کو بھی تہ تیغ کر دیا۔ اور دوسری طرف سلطان ایوبی کا کردار۔ اسلامی اسلامی تعلیم اور جو اندہی کا مظہر۔
 خورتوں، بچوں، ایسوں، معذوروں اور فرار کرنے والے لاکھوں کو تو معاف کرنا ہی تھا۔ مسلح جنگ جوڑوں کو بھی
 پناہ مانگنے پر امان دے دی اور ان کے مظالم سے صرف نہ کیا۔

خلیفہ الناصر لدین اللہ عباسی اور جو اندہی

نظام جو اندہی کو حقیقی شان و شکوہ اور سرکاری حمایت خلیفہ ابوالعباس الناصر لدین اللہ عباسی ۵۵۱ء۔
 ۶۲۲ ہجری کے دور میں ملی اور اس کے زیر اثر تقریباً تین سو سال تک جو اندہی کو سرکاری یا نیم سرکاری

۴۵۔ طبع دوم تبران، مقدمہ از ڈاکٹر عبدالمجید بدوی صفحہ ۲۲۲۔

۴۶۔ AGE OF FAITH OXFORD, P. 211

۴۷۔ الفاء، نیز تمدن عرب و فرانسیسی سے ترجمہ از سید علی بکرمی، اگرہ ۱۸۹۸ء، (باب دوم)۔

حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس سلسلے میں وقائع تو بہت ہیں مگر ہم خلاصہ مطالب لکھنے پر اکتفا کر رہے ہیں۔
 خلیفہ الناصر کے زمانے میں خلافت عباسیہ زوال و انحطاط سے دوچار ہو رہی تھی۔ سلاجقہ نے اپنے اثر و رسوخ کو بڑھا دیا اور خلیفہ کو ایک "قدس مآب" شخصیت بنا دیا تھا جس کی عملاً کوئی قوت نہ تھی وہ دوسروں کو القابات و خطابات سے نواز سکتا تھا اور بس۔ ادھر سلطان محمد خوارزم شاہ نے دار الخلافہ پر حملے کرنے کی متعدد دھمکیاں دیں مگر اُسے چنگیز خان سے نبرد آزمائی کرنا پڑ گئی۔ بہر طور دربار خلافت اندر فتنے اور بیرونی خطرات اور عام تشدد سے دوچار تھا۔ خلیفہ الناصر نے دُوراندیشی سے نظام فتوت کو مرکزی حیثیت دے کر اپنے اثر و رسوخ کو بحال کرنے کی ایک حد تک کامیاب کوشش کی۔

ابتداء میں خلیفہ نے نوجوانوں کو فتیان کا لباس پہنانا شروع کیا اور ان جو امردوں کو جوق در جوق صلیب جنگوں کی طرف بھیجتا رہا۔ چار سال بعد ۵۷۸ھ میں اُس نے خود بھی لباس فتوت پہنا، جو انفرادی کے سارے آداب بجالایا۔ شیخ مالک بن عبد الجبار حنبلی (م ۵۸۳ھ) کو "پیر فتوت" بنا رکھا تھا۔ فتیان میں شامل ہو کر خلیفہ نے اعلان کیا کہ "نظام جو انفرادی کو سرکاری حیثیت حاصل ہو گئی۔ فتوت کی ساری جمعیات اب خلیفہ کے نام سے منسوب اور اُس کی اجازت سے قائم ہوں گی۔" فتوت نامہ میں نئی رسم کا اضافہ کیا گیا۔ پیغام رسا کی خاطر خاتمی قسم کے کبوتر پالنا (طیور المناصب)، خاص قسم کی کمانیں اور تیر رکھنا درجۃ البندقت اور خلیفہ کا جاری کردہ لباس فتوت پہننا لازمی ہو گیا۔ خلیفہ الناصر نے تمام مسلمان بادشاہوں اور حکام کو حکم دیا کہ وہ یہ آداب اپنائیں اور ان کو رواج دیں۔ بعض اُمراء مثلاً حلب محض اور حماہ کے اُمراء نے خطبہ جمعہ میں ایسی آیات پڑھنے کا حکم دیا جن میں اخوت اور ایشار کی تعلیم دی گئی ہے۔ ۵۸۸ھ

حاکم دوم، سلطان عبدالدین کی کاؤس اولی (۶۰۷-۶۱۶ھ) اُس کے جانشین سلطان عبدالدین کی کاؤس دوم (۶۱۶-۶۳۲ھ) فاتح بند سلطان شہاب الدین محمد غوری (م ۶۰۲ھ) اور کئی دوسرے بادشاہوں امیروں نے خلیفہ الناصر لدین اللہ کے بھیجے ہوئے خرقوں نے فتوت (لباس الفتوة) پہنے اور یہ رسم پوری کی۔

۴۸۔ البوالفداء: تاریخ حوادث بر بعد ۶۲۲ھ، ج ۱ طبع استنبول صفحہ ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱

یہاں چل پڑی۔ سلجھتے ہوئے جو ان کی تعلیم کی مدد سے بنی، ان ایشیا کے کفار و کفاروں نے حملے رفیع کئے اور ان کے رئیس بڑا صاحب لوگوں اور انتہا پر گئے۔ اور آخر کار ۵۶۲ھ میں اُسے قتل کر ڈالا۔ خلیفہ الناصر لدین اللہ نے عیازوں اور شطاطوں کو قتل و مارت سے باز رکھنے کی خاطر ان پر شرعی حدود سختی سے جاری کیں۔ خلیفہ نے غریب پڑی، مہمان نوازی اور خیرات کی عملی تعلیم کی خاطر بنگلہ سرزمین قائم کیں۔ یہ رسوم سارے ہی اسلامی ممالک میں اپنائی گئیں۔ اس طرت خلیفہ کی وفات کے تقریباً ۳۴ سال بعد ۵۹۶ھ ۱۲۵۸ء میں اگرچہ ہلاکونان منگول کے ہاتھوں بغداد تباہ ہوا اور خلافت عباسیہ کا نام نہ ہو گیا مگر نظام فتوت کو تادیب سے رکھ کر سرپرستی حاصل رہی ہے، مصر کے علم خلفاء ان کے ماتحت امراء اور پادشاہان ایران کے تو سب سے جو اندوی کی تنظیمات خاصہ پر رونق رہی ہیں اس سلسلے میں قیام پیشہ وراصف، کی سرزمین کا ذکر بھی ضروری ہے اگرچہ ان ہی کے از دحام نے آخر کار نظام جو اندوی کو زوال سے دوچار کر دیا۔ اور یہاں لے لے زوالے ہم قرین است۔

فہرست بیان اصنافی

اوپر ذکر ہوا کہ ابتداء میں دست ہاڑوں اور پیشہ وروں کو فتوت کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس بات کے رد عمل کے طور پر ایک دن ایسا آیا کہ اصنافی لوگوں کو نظام فتوت میں ایک خاص مقام دے دیا گیا۔ خصوصاً فتوت ناصر کے نفاذ کے وقت سے اور اس کے کیفیت کنی کتابوں میں موجود ہے۔ نظام جو اندوی کو تو حیا کہ ذکر آ رہا ہے، زوال ہو گیا مگر پیشہ وروں کی فتوت کے آثار از شرقی تا مغرب اب تک باقی ہیں۔ مغرب ممالک، ایران اور مغربی آزاد ممالک میں اصناف کو بہت احترام اور اکرام حاصل ہے اور کیا عجب کہ اس بات میں نظام جو اندوی کی تاثیر ہو۔

فہرست بیان اصنافی امور سلطنت میں عیازوں اور شطاطوں کی مانند داخل رہے اور اپنے اثر و نفوذ

- ۴۹۔ کتاب الفخری از ابن الطقطعی، قاہرہ صفحہ ۱۴۰، ۲۲۴ اور: الجامع المختص از ابن ابی جلد ۹، بغداد ص ۲۲۱۔
- ۵۰۔ زندگانی شکفت اور خلیفہ الناصر لدین اللہ: مجلد شرقی شماره ۶ سال ۱۳۱۰ ش، تہران۔
- ۵۱۔ ارباب السطریق (قلمی): از حاج ابراہیم، فتوت، مہ قصاب (فارسی)، عیازی نامہ، فتوت نامہ کفش دوز و آشنہ (ترکی)۔ تمام قلمی شماره ۱۰۵۵، ۲۰۴۶، کتب خانہ مجلس شورای ملی، تہران۔

کے ذریعے سلطنتوں کے تغیر و تبدل کا موجب بنے۔ جسے میں ایران میں صفویہ سلسلہ کے انیسی
صفوی متخلص بہ خطائی (۹۰۶ھ - ۹۵۳ھ) نے ان کے دستوں کی مدد سے سلطان سلیم عثمانی سے
کیا۔ وہ اپنے ترکی اشعار میں "اصناف کو معاشرہ کا خدمت گزار، غازی اور ابدال کہہ کر خطاب کرتا
دیہ نقیان، قزلباش" کہلاتے تھے جس کے معنی "سرخ ٹوپی پہننے والے کے" ہیں۔ شاہ اسماعیل کی
کی وردی میں بھی سرخ ٹوپی شامل کر دی گئی تھی۔ شاہ عباس کی یہ صفوی کے زمانہ میں "حیدری دروازہ"
اور قزلباشوں میں چل گئی۔ بادشاہ نے قزلباشوں کے خلاف قوت استعمال کر کے ان کو مابعد
میں پراگندہ کر دیا اور "مسکرخانوں" پر تدغین کر دی گئی۔ ۵۲

زوالِ جوانمردی

مسک جو انوردی میں فتور کے ضمن میں یہ شعر بہت مشہور رہا ہے۔ شعہ تو سید مبدلوات
کر بہتانی م ۵۵۵ھ کا ہے۔ مگر حکیم سنائی غزنوی م ۵۵۵ھ سے منسوب کرتے رہے ہیں:
منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا / نین برد و ماندہ نام چو سید شا و کیمیا
شاعر کی شکایت شخصی ہو سکتی ہے مگر مبادرو اور شطائز کی بعض بدعات اور ناروا حرکات
ایسی ہی تھیں۔ گویا جوانمردی و مروت کا خاتمہ ہو گیا جو۔ ابن معمار حنبلی ان حرکات کو بدعات اور
دیتا ہے۔ رسالہ فتویٰ مولف امیر سید علی ہمدانی میں مرقوم ہے: "کئی آدمی بندہ نفس بنے ہو
اور خواہشات نفسانی کے اسیروں کو اتنی اور جوانمرد کا نام دیتے ہیں حالانکہ ان کے روابط کی انتہائی
دشمنی اور خود غرضی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اٹھویں صدی ہجری کا ایک نامور شاعر شیخ رکن الدین او
مراغی دم ۷۳۸ھ اپنی مثنوی "جام جم" میں نریان بدکار کی طرف واضح اشارت کرتا ہے:
بر کجا خانے است بند انداز / بند مکر جگہ یہ ایست باز

۵۲ - سرچشمہ ص ارزش ص

۵۳ - دیوان طبع تہران ص ۱۲ (جلد اول)۔

۵۴ - دیوان باہتمام مصفا ص ۴۸۔

۵۵ - کلیات اوحدی، صفحہ ۵۶۳ - ۵۶۴۔

از دور و راست کردہ نسبت و ریش
 کنہ از شہر چند سلفہ جانت
 روز در کار سخت بے غور و سخت
 کفرہ پیر نام و دیک پر نوحہ

بد حالی کے علاوہ، زوالِ فتنے کا بڑا سبب زمانہ ہے جو آتے ہوئے حالات تھے۔ ایران میں شاہ انیسویں صغیر نے باقاعدہ افواج کی تشکیل کی۔ اس ملک اور ترکی میں جس ایسا جی ہو گیا۔ اس طرح، فتنے کا سبب کی روشنی پر نیپہر فقیان اسلامی کی خدمت نہ رہی۔ یورپ کے صنعتی سبب نے دست کاریوں اور مختلف پیشوں کی مدد سے کو دیکھیں جو موت کر دیا۔ داخل ان سے ملانہ اسباب: بد عمل، افواج کی تشکیل جدید، اور ملحق القلاب نے جو اندری کو اسلامی لوگوں کے دبانے پر لاکھڑا کیا۔ عبداللہ مستوفی اپنی تالیف "شرح زندگانی اجستامی دور قاجار" میں ایران پر لاکھڑا کیا۔ عبداللہ مستوفی اپنی تالیف "شرح زندگانی اجستامی دور قاجار" میں ایران پر لاکھڑا کیا۔ عبداللہ مستوفی اپنی تالیف "شرح زندگانی اجستامی دور قاجار" میں ایران پر لاکھڑا کیا۔ عبداللہ مستوفی اپنی تالیف "شرح زندگانی اجستامی دور قاجار" میں ایران پر لاکھڑا کیا۔

۵۶۔ تفصیل: مجلہ دانش کدہ ادبیات، تہران، شمارہ ۴، سال ۱۳۵۵ ش۔

۵۷۔ اس سہ جلدی کتاب کا نام "شرح زندگانی اجستامی دور قاجار" بھی ہے
 ۵۸۔ واطش بھائی کو کہتے ہیں۔ اسی کا بار ماندہ کلمہ "دادا" ہے جو پاکستان میں "عباس" سے لکھا
 ہے۔ خصوصاً بڑے شہریوں میں۔

صوفیہ کا لقب ”انجی“ ہونے، نیز چند شعراء کے تخلص ”فتوت“ اور کام بھی جو انفرادیت ہونے کی۔
سے امکان ہے کہ یہ رسوم یہاں بھی موجود رہی ہوں۔

راقم الحروف اس سلسلے میں پردہ کش کرے گا اور قبول غالب کا
صلائے عام ہے یا رانِ نکستہ داں کے لئے
ممکن ہے کہ دیگر حضرات بھی اس سلسلے میں پیش قدمی فرمائیں۔

۵۹۔ مثلاً شیخ سراج الدین عثمان انجی دوم ۵۰۵، ۵۰۶ جو حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء
(م ۷۲۵ھ) کے مرید تھے۔

۶۰۔ مثلاً حبیب اللہ فتوت کشمیری، فتوت حسین خان، فتوت کشمیری اور مرزا ابوتراب فتوت لاہور۔
یہ دسویں گیارہویں صدی ہجری کے افراد تھے، ملاحظہ ہو: تذکرہ شعرائے پنجاب، ص ۱۰۸۔
اور تذکرہ شعرائے کشمیر (مجلد سوم) صفحہ ۱۰۸۔ ❖ ❖ ❖

